سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۱۲۸

اللہ کی دوستی کیسے حاصل ہو؟

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ: گلشن اقبال کراچی

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۱۲۸

اللہ کی دوستی کیسے حاصل ہو؟

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے
بہ اُمیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

وعظ : اللہ کی دوستی کیسے حاصل ہو؟

واعظ : عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ: ۱۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸؁ھ مطابق ۱۸/ ستمبر ۱۹۹۷؁ء، بروز بدھ، شب آٹھ بجے

مقام وعظ : جامع مسجد اسٹنگر (Stanger)، جنوبی افریقہ

ترتیب و تصحیح : جناب سید عمران فیصل صاحب (خلیفہ مُجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ)

تاریخ اشاعت: ۲۱/ ربیع الثانی ۱۴۳۶؁ھ مطابق ۱۱/ فروری ۲۰۱۵؁ء

زیرِ اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی
پوسٹ بکس:11182 رابطہ:+92.21.34972080 اور +92.316.7771051
ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کو ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کی حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

ناظم شعبۂ نشر و اشاعت
خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

اللہ کی دوستی کیسے حاصل ہو؟

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ[۱]

وَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ[۲]

گناہوں میں ابتلا کا سبب

حضراتِ سامعین! دنیا میں جس قدر گناہ و نافرمانی ہو رہی ہے اور جتنے لوگ گناہوں میں مبتلا ہیں، سمجھ لو کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ناخوش کر کے حرام خوشیوں سے اپنی بدمستیوں سے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور قہر میں مبتلا ہیں۔ اس کا سبب کیا ہے؟ میں آج ایک بنیادی مضمون پیش کر رہا ہوں کہ اس کا سبب کیا ہے؟ اس کا سبب ایسے معلوم ہو گا کہ دو آدمی الیکشن میں کھڑے ہوئے، دونوں آپ کے دوست ہیں، دونوں ووٹ مانگ رہے ہیں، تو آپ کس کو ووٹ دیں گے؟ جس سے تعلق زیادہ ہو گا۔

اسی طرح ایک چیز ہے گناہ کی حرام لذت، ایک طرف آپ کا نفس چاہتا ہے کہ میں

---

۱ البقرۃ:۱۶۵

۲ سنن الترمذی:۱۸۷/۲(۳۴۲۸)، باب ما اسفل من الکعبین فھو فی النار، ایچ ایم سعید

گناہ کرکے حرام لذت، حرام مزہ لوٹ لوں، لیکن دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا خیال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مزے سے راضی نہیں ہیں، آپ کس کو ووٹ دیں گے؟ اگر آپ نے اپنے نفس کی بات مان لی تو یہ دلیل ہے کہ آپ کا تعلق اپنے نفس سے زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو آپ نے پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا ہے، لیکن ہمیں یہ بتادیجیے کہ آپ کو اس بات پر کچھ ندامت بھی ہے یا نہیں؟ مجھے اتنا بتائیے کہ قیامت کے دن یہ نفس آپ کے کسی کام آئے گا؟ خود دنیا ہی میں دیکھ لیجیے کہ جن لوگوں نے اپنے نفس کے کہنے پر کام کیا وہ ساری زندگی اللہ تعالیٰ کے قرب سے محروم رہے اور حالتِ محرومی ہی میں ان کا انتقال ہوگیا۔ تو ہمیں بتائیے کہ نفس ظالم اور دشمن کی بات کیوں مانتے ہو؟ اس بات کا علم بھی ہے کہ یہ گناہ ہے، لیکن جہاں نفس نے دو چار دفعہ تقاضا کیا تو دو چار دفعہ تو سالکین اور صوفیوں نے مقابلہ کیا مگر جب تقاضا زیادہ ہوا تو نفس کو غالب کرلیا اور ہاتھ پیر ڈھیلے ڈال دیے اور گناہ سے منہ کالا کرلیا۔ اس زمانے میں سب سے زیادہ دو قسم کے گناہ ہیں، ایک کا تعلق اسٹرکچر سے ہے اور ایک کا تعلق فنشنگ سے ہے، یہ دو قسم کے گناہ ہیں، ایک گناہ اسٹرکچر کو نقصان پہنچا رہا ہے اور دوسرا گناہ فنشنگ کو نقصان پہنچا رہا ہے، ان دونوں چیزوں کی کمی سے عمارت نقصان میں آجاتی ہے، آپ کوئی عمارت خریدنا چاہیں تو اسٹرکچر بھی دیکھتے ہیں، انجینئر کو لے جاتے ہیں کہ اس کا اسٹرکچر مضبوط ہے یا نہیں، اور فنشنگ کو بھی دیکھتے ہیں، یہ نہیں کہ پلاسٹر اُکھڑا ہوا ہے اور پپڑیاں گر رہی ہیں۔

اسی طرح آپ کسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو لوگ پوچھتے ہیں کہ لڑکی کیسی ہے؟ اب ایک لڑکی ہے، اس کی سیرت تو بہت عمدہ ہے، فنشنگ لاجواب ہے، ناک کی اٹھان بہت عمدہ ہے، آنکھوں کی کمان بہت عمدہ ہے اور کانوں کی شان کا کیا کہنا، تو اس کی فنشنگ تو اچھی ہے مگر اس کا اسٹرکچر بہت خراب ہے، اس نے ایک گردہ اپنی ماں کو دے دیا تھا، اب ایک گردے میں ہے۔ یہ میں حقیقت بتارہا ہوں، ہمارے یہاں ٹیلی فون آیا کہ میری لڑکی کی شادی نہیں ہورہی کیوں کہ اس نے اپنا ایک گردہ اپنی ماں کو دے دیا تھا، اب ایک گردے کا جو بھی سنتا ہے تو کہتا ہے کہ نابابا یہ تو بہت ہی خطرناک بات ہے، اگر کبھی یہی ایک گردہ خراب ہوگیا تو میں کیا کروں گا، اس سے شادی کرنا تو دل گردے کا کام ہے۔

مردوں کے لیے ٹخنے چھپانے کا حکم

آج اُمتِ مسلمہ دونوں قسم کے گناہوں میں مبتلا ہے۔ پہلے میں اسٹر یکچر کا گناہ بتاتا ہوں۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ لباس کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا حرام ہے۔ جس شخص نے اپنا ٹخنہ لباس سے چھپالیا، پتلون ہو، لنگی ہو، کرتا ہو تو یہ گناہِ کبیرہ میں مبتلا ہے۔ بعض نیم ملّا خطرۂ ایمان قسم کے لوگ اس حکم میں تکبر کی قید لگاتے ہیں کہ لباس کا ٹخنوں سے نیچے کرنا اگر تکبر کی وجہ سے ہو تب حرام ہے اور ہمارے اندر تکبر نہیں ہے۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؎

گفتی بت پندار شکستم رستم
ایں بت کہ زپندار شکستی باقیست

جو شخص یہ کہے کہ میرے اندر تکبر نہیں ہے وہ سب سے بڑا متکبر ہے، اے ظالم! تو نے جو یہ کہا ہے کہ میں نے اپنے تکبر کے بت کو توڑ دیا، میں تکبر سے نجات پا گیا اور میں نے تکبر کے پندار کو توڑ دیا ہے، یہ بات کہنا کہ میں نے تکبر توڑ دیا، اس بات میں جو ''میں'' آیا ہے یہ خود تکبر ہے، یہ کہنا کہ میں پاک صاف ہو گیا ہوں، میں نے تکبر کو مٹا دیا ہے، یہ دعوائے تقدس خود تکبر کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تزکیہ تو فرض کیا ہے مگر اپنے کو مزکیٰ کہنا حرام کر دیا ہے۔ ساری زندگی اصلاح کرتے رہو مگر یہ مت کہو کہ میری اصلاح ہو گئی۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے یہ خیال کر لیا کہ اب میں صحیح مسلمان بن گیا ہوں تو سمجھ لو کہ یہ بڑی منحوس گھڑی ہے، وہ آج ہی تباہ ہو گیا۔ کیوں کہ جب بندہ اپنی نظر میں برا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھلا ہوتا ہے، اور جب اپنی نظر میں بھلا ہوتا ہے تو خدا کی نظر میں برا ہوتا ہے۔

چوں کہ دین بہت بڑا ہے لہٰذا اس کا اسٹر یکچر بھی بہت بڑا ہے۔ اس وقت میں صرف دو بڑے اسٹر یکچر بیان کروں گا جن پر عمل کرنے سے اسٹر یکچر کے سارے اسکرو ٹائٹ ہو جائیں گے اور جو عمل میں کمزور ہے، ان شاء اللہ وہ مضبوط ہو جائے گا۔

اس وقت میں دو اسٹر یکچر پیش کرتا ہوں، ایک یہ کہ اپنے لباس سے ٹخنہ مت چھپاؤ۔

اس وقت یہاں علمائے دین موجود ہیں، ان سے پوچھ لیں کہ بخاری شریف کی حدیث ہے:

مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ [۳]

ٹخنے کا جتنا حصہ لباس سے چھپے گا اتنا حصہ جہنم میں جلے گا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نہایت عمدہ سند سے روایت کرتے ہیں، مگر بخاری شریف کے شارح علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے چودہ جلدوں میں فتح الباری کے نام سے شرح بخاری لکھی ہے وہ بھی عجیب صاحبِ کمال ہیں، ایک لاکھ حدیثوں کے حافظ فتح الباری میں فیصلہ لکھ رہے ہیں کہ اِنَّ ظَاھِرَ الْاَحَادِیْثِ یَدُلُّ عَلٰی تَحْرِیْمِ الْاِسْبَالِ میں نے تمام حدیثیں جمع کیں، اور ساری حدیثوں سے دلالت ملتی ہے، ثبوت ملتا ہے کہ ٹخنہ چھپانا حرام ہے۔ اگر کسی کو ٹخنہ دکھانے میں شرم آتی ہے، بہت زیادہ وی آئی پی ہے تو موزہ پہن لے، گرمیوں میں ٹھنڈا موزہ، سردیوں میں گرم موزہ، آپ کا ٹخنہ بھی چھپا رہا اور کام بھی بن گیا، کیوں کہ نیچے سے جو لباس اوپر کی طرف آئے اگر اس لباس سے ٹخنہ چھپے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ ابو داؤد کی شرح بذل المجہود میں نے دیکھی ہے، اس میں علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر لباس اوپر سے آرہا ہو نَازِلُ مِّنَ الرَّأْسِ تب تو ٹخنہ چھپانا حرام ہے اور اگر نیچے سے آرہا ہو تو کوئی گناہ نہیں، آپ گردن تک موزہ بنوائیے کوئی مولوی اعتراض نہیں کرسکتا، کیوں کہ یہ نیچے سے آرہا ہے۔ موزہ پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے چاہے اس سے ٹخنہ چھپ جائے، گھٹنہ چھپ جائے، ران چھپ جائے، پیٹ چھپ جائے، یہاں تک کہ گردن تک لے آؤ اور چاہو تو سر تک لے آؤ، صرف آنکھ کا حصہ کھول دو ورنہ چلو گے کیسے۔

بعض لوگوں نے کہا کہ صاحب ٹخنہ چھپانے میں کیا حرج ہے؟ ایک انچ کپڑا ہی تو زیادہ لگتا ہے۔ میں نے کہا کہ اس وقت دنیا میں ستر کروڑ مسلمان ہیں تو ستّر کروڑ انچ کپڑا ضایع ہوا، اس کو بارہ سے تقسیم کرو تو فٹ نکل آئے گا، فٹ کو تین سے تقسیم کرو تو گز نکل آئے گا، تو آپ کا کروڑوں کروڑوں گز کپڑا ضایع ہو گا، اتنے میں کتنے مسکین غریبوں کے کپڑے بن سکتے ہیں۔

مردوں کے لیے ٹخنہ چھپانا کیوں حرام ہے؟

اللہ تعالیٰ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کو جزائے خیر دے، فرماتے ہیں کہ

۳؎ صحیح البخاری: ۸۶۱/۲ (۵۷۸۷)، باب ما اسفل من الکعبین فھو فی النار، المکتبۃ المظہریۃ

ٹخنہ چھپانے کا جرم چار وجہ سے حرام ہے۔ اگرچہ کسی شرعی حکم کی وجہ بتانا علماء کے ذمہ نہیں ہے لیکن اگر وہ وجہ بتادیں تو یہ ان کا احسان ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نمبر ۱) مِنْ جِهَةِ التَّشَبُّهِ بِالنِّسَاءِ ٹخنہ چھپانا عورتوں کی مشابہت ہے۔

نمبر۲) مِنْ جِهَةِ التَّشَبُّهِ بِوَضْعِ الْمُتَكَبِّرِيْنَ متکبرین کے لباس کی وضع کے مشابہ ہے۔

نمبر۳) مِنْ جِهَةِ التَّلَبُّسِ بِالنَّجَاسَةِ زمین کی نجاست لگ جاتی ہے، مثلاً بعض وقت کوئی اندھیرے میں فجر یا عشاء کی نماز پڑھنے آتا ہے اور زمین پر نجاست کا ڈھیر پڑا ہے اگر وہ کپڑے پر لگ گیا تو نجاست کے ساتھ تلبس ہوگیا۔

نمبر۴: مِنْ جِهَةِ الْاِسْرَافِ اس میں فضول خرچی ہے۔[۴]

اور سب سے خطرناک بات یہ کہ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو نظرِ رحمت سے نہیں دیکھتے۔ ظالم! کیوں اللہ تعالیٰ کی نگاہِ رحمت سے محروم ہورہا ہے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا لَا تُسْبِلْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلِيْنَ[۵] ٹخنہ مت چھپایا کرو، اللہ ٹخنہ چھپانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ تعجب ہے امت کو کیا ہوگیا! اللہ تعالیٰ صحیح علم عطا فرمائے لیکن صحیح علم کے باوجود توفیق عمل بھی چاہیے۔ جیسے ڈربن جانے کا صحیح راستہ معلوم ہے مگر گاڑی میں پیٹرول نہیں ہے۔ تو اس زمانے میں علم تو ہے مگر پیٹرول نہیں ہے یعنی اللہ کی محبت کی کمی ہے، اللہ کے خوف کی کمی ہے، یہ دو پیٹرول جس کو مل جائیں، اللہ کی محبت اور اللہ کے خوف کا پیٹرول دل میں آجائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ ایک سانس بھی اللہ کی نافرمانی میں نہیں لے سکیں گے۔

داڑھی کے احکام

اسٹریکچر کا ایک مضمون بیان ہوگیا، اسٹریکچر تو بہت بڑا ہے، میں چاہتا ہوں وہ اسٹریکچر بیان کروں جو خراب ہورہا ہے، آپ کو پورے اسٹریکچر کی کیا ضرورت ہے، باقی سب تو

---

۴ فتح الباری: ۲۶۳/۱۰، باب من جر ثوبه من الخيلاء، دار المعرفة، بيروت

۵ سنن ابن ماجه: ۳۹۰، باب موضع الازار اين هو، المكتبة الرحمانية

ٹھیک ہے۔ اب دوسرے اسٹریکچر کی اصلاح کرتا ہوں، وہ کیا ہے؟ وہ داڑھی ہے جو بعض لوگ نہیں رکھتے۔

ایک شخص نے مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ مولانا! اسلام میں داڑھی کا حکم کیوں آیا ہے؟ یہ تو غیر فطری چیز ہے، جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو داڑھی کہاں ہوتی ہے؟ یہ بات خلافِ فطرت ہے کہ آپ داڑھی کا حکم دیتے ہیں؟ پیدا ہوتے وقت بھی کسی کے داڑھی ہوتی ہے؟ مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تم پیدا ہوئے تھے تو تمہارے منہ میں دانت بھی نہیں تھے، یہ دانت بھی خلافِ فطرت ہیں، بتیس دانت توڑ کر پھر آؤ میرے پاس۔ اس نے کہا کہ مولانا! آپ نے کیا دنداں شکن جواب دیا۔ ارے! میرے تو دانت توڑ دیے، ایسا جواب دیا کہ آپ نے تو میرے بتیس دانت تڑوا دیے، آپ نے وہ دلیل دی ہے جو دنداں شکن ہے۔

ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے

تو دوستو! دوسرا اسٹریکچر یہ ہے کہ ایک مٹھی داڑھی چاروں اماموں کے نزدیک واجب ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد ابن حنبل اور امام مالک رحمہم اللہ تعالیٰ، چاروں اماموں کے نزدیک ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے۔ اور مٹھی کس کی ہو؟ آپ کی اپنی ہو، ایسا نہ ہو کہ حجام کا دس سال کا چھوٹا بچہ اپنی مٹھی سے آپ کی داڑھی پکڑ رہا ہو، بے چارے کی چھوٹی سی مٹھی ہے تو آپ کا تو کام بن گیا کیوں کہ نفس کم سِن بننا چاہتا ہے، نفس چاہتا ہے کہ میں زیادہ سنیارٹی کا نہ ہوں، جونئر رہوں، سینئر نہ ہوں تاکہ بیوی بھی کم سِن سمجھے اور کالی اور گوری جو راستوں میں دیکھیں یہ بھی سمجھیں کہ کوئی جوان جا رہا ہے۔ ارے! کسی کی نظر کو مت دیکھو، یہ دیکھو جس اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے وہ تمہارا گال کیسا چاہتا ہے، اللہ ہمارا گال جیسا چاہتا ہے ویسا گال بنا کر رہو۔ بتاؤ! گال کس نے پیدا کیا؟ تو اپنے مالک کو خوش کرو چاہے دنیا کچھ بھی کہے۔ بعض حضرات نے ہمت کر کے داڑھی تو رکھ لی، مگر وہ ایک مٹھی نہیں رکھتے، کٹاتے رہتے ہیں۔ آپ نابالغ داڑھی کیوں رکھتے ہو؟ اسے بالغ کیوں نہیں کرتے؟ اگر آپ کا بچہ پندرہ بیس سال کا ہو جائے اور بالغ نہ ہو تو آپ حکیم یا ڈاکٹر سے کہو گے کہ اس کی عمر تو

ہو گئی ہے مگر یہ بالغ نہیں ہو رہا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کی شادی کر دوں، میں دادا بن جاؤں۔ تو داڑھی کو نابالغ رکھنے سے آپ کو غم ہونا چاہیے۔ مگر داڑھی ایک مٹھی سے زیادہ بڑی نہ رکھو، بعض لوگ بہت بڑی داڑھی رکھتے ہیں، ایک شخص نے ناف تک داڑھی رکھی ہوئی تھی، جب پیشاب کرتا تھا تو داڑھی کو بغل میں دباتا تھا۔ اسی لیے بعض علماء نے ایک مٹھی سے زیادہ بڑی داڑھی رکھنے کو مکروہ لکھا ہے اور بعض علماء نے غیر افضل لکھا ہے، مگر قاضی یعنی جج ہیبت کے لیے ایک انگل زیادہ رکھ سکتا ہے اور سپریم کورٹ کا جج یعنی قاضی القضاۃ ایک مٹھی سے دو انگل زیادہ رکھ سکتا ہے لیکن عام لوگوں کے لیے بس ایک مٹھی کافی ہے، ایک مٹھی سے بڑھ جائے تو کاٹ دو، اس سے آپ پیارے اور خوبصورت لگوگے ورنہ گفتگو بھی کرو گے تو داڑھی ہلتی رہے گی۔

داڑھی تینوں طرف سے ایک مٹھی رکھنا واجب ہے

بعض لوگوں نے سامنے سے تو ایک مٹھی داڑھی رکھ لی لیکن دائیں بائیں سے ایک مٹھی سے کم رکھی، تینوں طرف سے ایک مٹھی داڑھی رکھو یعنی سامنے سے بھی، دائیں اور بائیں سے بھی۔ داڑھی ڈاڑھ سے ہے لہٰذا تھوڑی کی ہڈی کے نیچے سے ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے۔ اور داڑھی میں تیل لگا کر خوبصورت بنا کر رکھو۔ بعض لوگوں نے گالوں پر سے خط بنایا تو خط بناتے بناتے ایک لکیر سی رہ گئی اور سارا گال فارغ البال ہو گیا، یہ بھی جائز نہیں۔ داڑھی کا خط اوپر کے جبڑے پر سے بنانا جائز ہے، جبڑے دو ہیں ایک اوپر ایک نیچے، جہاں دونوں جبڑے ملتے ہیں، اس کا نام اجتماعِ جبڑ تین ہے، تو جہاں دونوں جبڑے ملتے ہیں وہاں سے اوپر کا خط بنا سکتے ہو مگر نیچے کے جبڑے کی طرف خط بنانا حرام ہے، جائز نہیں ہے۔

داڑھی کے بچے کے احکام

اسی طرح بعض لوگ داڑھی تو پوری شرعی رکھتے ہیں مگر داڑھی کا بچہ کٹا دیتے ہیں، نیچے والے ہونٹ کے نیچے جو بال ہیں یہ داڑھی کا بچہ کہلاتے ہیں، داڑھی کا بچہ ہمیشہ بچہ رہتا ہے، یہ کبھی ابّا نہیں بنے گا، یہ مرتے دم تک بچہ ہی رہتا ہے، اس کا کاٹنا بھی حرام ہے۔

ایک صاحب نے کہا کہ میں داڑھی کا بچہ اس لیے کاٹتا ہوں کہ کھانا کھاتے وقت منہ میں آجاتا ہے۔ میں نے کہا کہ اگر آپ کا چھوٹا سا پیارا بچہ آپ کے منہ میں انگلی ڈال دے تو آپ اس کی انگلی کاٹ دیتے ہو یا اسے سمجھاتے ہو کہ پیارے بیٹے! بابا کے منہ میں انگلی نہیں ڈالا کرتے۔ اسی طرح داڑھی کے بچے سے بھی کہہ دو کہ اے میری داڑھی کے بچے! منہ میں مت گھسا کرو اور اس کو تیل یا پانی لگاؤ تاکہ منہ میں نہ جائے۔ بعض لوگوں کی داڑھی کے بال گردن کے نیچے تک ہو جاتے ہیں، لوگ پوچھتے ہیں کہ یہاں کے کتنے بال کاٹ سکتے ہیں؟ تو جتنے بال داڑھی سے ملے ہوئے ہیں ان کا کاٹنا حرام ہے اور جو داڑھی کو چھوڑ کر نیچے لٹک رہے ہیں گردن سے سینے کی طرف آرہے ہیں ان کو کاٹ سکتے ہیں۔

مونچھوں کے احکام

اب لگے ہاتھوں مونچھوں کا مسئلہ بھی بیان ہو جائے، کیوں کہ اس اسٹریکچر کا اس سے بھی بڑا تعلق ہے۔ مونچھیں اتنی رکھ سکتے ہو جس سے اوپر والے ہونٹ کا آخری کنارہ نہ چھپے یعنی شَفَةُ الْعُلْیَا کا طرفِ آخر۔ مونچھوں کا تھوڑا تھوڑا رکھنا جائز ہے لیکن اگر آپ فرسٹ ڈویژن چاہتے ہو، پورے نمبر چاہتے ہو، جیسے مکان اعلیٰ نمبر کا چاہتے ہو یا گھٹیا درجے کا؟ اور بیوی اعلیٰ درجے کی چاہتے ہو یا معمولی؟ اور گوشت اعلیٰ درجہ کا چاہتے ہو یا بڈھے جانور کا؟ جب ہر جگہ اعلیٰ درجے چاہتے ہو تو یہاں کیوں لالہ بنے ہوئے ہو لہٰذا مونچھوں کو بالکل باریک کردو۔ شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک میں لکھتے ہیں کہ ایک صاحب کو ناز تھا کہ مولویوں کو کیا آتا ہے، میں نے اردو میں سب کتابیں پڑھ لی ہیں، اس کے بعد کسی حوالے پر انہوں نے مؤطا کو مُوتہ پڑھ کر کہا کہ مُوتہ امام مالک میں لکھا ہوا ہے، تب اس عالم نے کہا کہ اردو پڑھنے سے آدمی عالم نہیں ہو جاتا۔ مؤطا کو مُوتہ کہہ رہا ہے، آج معلوم ہو گیا کہ تم کتنے جاہل ہو، تمہیں تو کتاب کا نام تک لینا نہیں آتا۔ تو مؤطا امام مالک کی شرح اوجز المسالک کی جلد نمبر ۱۴ میں شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تمام احادیث جمع کرکے یہ فیصلہ لکھا ہے کہ مونچھوں کو مشین یا قینچی سے برابر کر دینا یہ اعلیٰ اور افضل ہے اور دلیل میں بخاری شریف کی روایت پیش کی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مونچھوں کو

اتنا زیادہ باریک کرتے تھے کہ دور سے ان کے ہونٹوں کی سفیدی نظر آتی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ افضل درجے میں رہو، اس افضل کا ایک فائدہ اور بھی ہے کہ آپ کے گھر میں جو افضلیہ یعنی اہلیہ ہے، وہ اس سے بہت خوش ہوتی ہے، اسی لیے کہتا ہوں کہ یہ مصرع یاد رکھو ؎

اپنے لبوں کو ان کے لبوں کی طرح کیا

ان سے کچھ تو مشابہت اختیار کرو جو جائز ہے اور فضیلت اور ثواب کا باعث ہے۔ ہم خرما ہم ثواب۔ میرے پاس تفسیر میں تخصص کے لیے ری یونین سے کچھ طالب علم آئے تھے جو عالم بھی تھے اور حافظ بھی تھے، میں نے ان سے کہا کہ آپ کی مونچھیں بڑی بڑی ہیں، ان سے بیویوں کو ڈر لگتا ہے، ان کو باریک کرلو، اعلیٰ درجے پر رہو۔ انہوں نے کہا کہ میرا منہ چھوٹا سا ہوجائے گا، میں ذرا رعب دار رہنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کہ ایک دفعہ میرے مشورے پر عمل کرلو، تم میرے مرید بھی ہو اور شاگرد بھی ہو۔ انہوں نے میرے کہنے پر تجربے کے لیے مونچھیں باریک کرلیں، ان پر مشین چلادی۔ اس کے بعد جب بیوی نے دیکھا تو ان سے کہا کہ پیر صاحب کا شکریہ ادا کرو کیوں کہ مجھے آپ کی مونچھوں سے سخت تکلیف ہوتی تھی، میرے ملائم گالوں میں تم بھالا گھونپتے تھے۔ اس بات کو دس سال ہوگئے مگر میں جب بھی ری یونین جاتا ہوں تو ان سے کہتا ہوں کہ بھئی! آپ کا چہرہ چھوٹا ہوگیا، ابھی تک آپ نے مونچھیں نہیں بڑھائیں، تو بہت ہنستے ہیں، کہتے ہیں کہ اب بالکل ہمت نہیں ہے، اب بہت مزہ آرہا ہے، میرا جمال، میرا حسن پہلے سے بڑھ گیا ہے، اب میری بیوی بھی مجھے مونچھیں رکھنے نہیں دے گی۔

خرابیِ نیت سے عمل کا اجر ضایع نہ کریں

مونچھیں چھوٹی کرنے میں بہت سے فائدے ہیں۔ فرانس کے ڈاکٹروں نے ایک تحقیق کی ہے کہ جو بڑی بڑی مونچھیں رکھتے ہیں ایک جرثومہ ان کی ناک سے نکل کر مونچھوں میں پھنسا رہتا ہے جہاں سے وہ پیٹ میں چلا جاتا ہے، اس سے کینسر کا خطرہ ہے۔ اب دیکھ لیجیے گا کہ ڈاکٹر کی بات سن کر کل سب کی مونچھیں برابر ہوں گی۔ تو جرثومہ کے ڈر سے ایسا مت کرو، سنت سمجھ کر کرو۔ اسی طرح معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے پاگل خانہ میں جو پاگل ہیں ان کو مسواک کرنے سے کافی فائدہ ہورہا ہے۔ اب کوئی شخص ڈاکٹروں کی تحقیق سے مسواک شروع

کرے گا تو کیا اس کو سنت کا ثواب ملے گا؟ ارے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سمجھ کر مسواک کرو۔ اور مسواک کی ایک برکت کافی ہے کہ مسواک کرنے والے کو مرتے وقت کلمہ کی توفیق ہوگی، خاتمہ ایمان پر ہوگا، مسواک کی سنت مرتے وقت کلمۂ شہادت یاد دلائے گی اور اس سے منہ بھی صاف رہتا ہے اور دماغی جنون سے بھی حفاظت رہتی ہے۔

خواتین سے پردہ کے احکام

اسٹرکچر کے دو مضامین ہوگئے، اب دو مضامین فنشنگ کے سن لو، یہ چار ایسے اہم مضامین ہیں کہ ان پر عمل کرنے سے ان شاء اللہ پورا اسٹرکچر اور پوری فنشنگ ٹھیک ہو جائے گی، یہ تجربہ کی بات بتارہا ہوں۔ فنشنگ میں دو عمل ہیں: نمبر ایک یہ کہ نظر کی حفاظت کرو، کیوں کہ ایک شخص روزانہ ایک لاکھ رین کماتا ہے مگر جب دکان سے اپنے گھر جاتا ہے تو راستے میں سارا مال ڈاکو چھین لیتے ہیں۔ تو عقل مند آدمی کہے گا کہ جتنا کمانا ضروری ہے، اتنا نہ گنوانا بھی ضروری ہے یعنی اس کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ نماز، روزہ، تلاوت، اللہ اللہ کے ذکر کا نور جو ہے اس کی حفاظت بھی فرض ہے یا نہیں؟ اور بد نظری کرنے سے قلب کا نور آنکھوں کے راستہ نکل جاتا ہے اور دل میں اندھیرے آجاتے ہیں، بد نظری لعنتی بیماری ہے۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں بد نظری کرنے والے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا آئی ہے کہ اے خدا! جو اپنی آنکھوں کی حفاظت نہ کرے، کسی کی ماں، بہن، بیٹی کو دیکھے، اس پر لعنت فرما۔ اس بددعا میں بد نظری کرنے والے مرد اور عورت دونوں داخل ہیں۔ ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جتنی حرام نظریں ہیں سب اس میں شامل ہیں لہٰذا اپنی بھابھی کو بھی مت دیکھو، اپنے سگے بھائی کی بیوی کو دیکھنا بھی حرام ہے۔ ایک خاتون نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں اپنے شوہر کے بھائی سے پردہ کروں؟ آپ نے فرمایا کہ شوہر کا بھائی تو موت ہے۔ یعنی جتنا موت سے ڈرتی ہو اتنا ہی شوہر کے بھائی سے ڈرو۔ غرض خالہ زاد، چچازاد، ماموں زاد سب بہنوں سے پردہ کرو۔ علماء سے پوچھو کہ کن کن لوگوں سے شرعی پردہ نہیں ہے۔ اب کوئی کہے کہ صاحب! چھوٹے مکان میں چار شادی شدہ بھائی رہتے ہیں، وہاں بھابھیوں سے کیسے پردہ کریں؟ ارے بھائی! اتنا تو کرلیں کہ جب مرد گھر میں آئیں تو ذرا سا کھنکھار دیں تاکہ

عورتیں موٹا دوپٹا اپنے اوپر اوڑھ کر گھونگھٹ نکال لیں۔

میرے شیخ ثانی حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک آدمی اپنے بھائی کے یہاں گیا، وہ پہلے اپنی بھابھی کے پاس کھانا کھایا کرتا تھا، چولہے میں گھس کر، کچن میں چکن اُڑاتا تھا، اللہ کی شان کہ اس کا بھائی میرے شیخ سے بیعت ہوگیا، اب اس نے اپنی بیوی کو شرعی پردہ کرالیا اور بیوی سے کہا کہ میرا بھائی آئے گا تو اسے تم کھانا مت دینا، ہم دیں گے، جب اس نے باہر والے کمرہ میں بھائی کو کھانا کھلایا تو وہ ناراض ہوگیا اور کہا کہ مجھے غیروں کے طریقے سے کھانا کھلایا جارہا ہے، میں تمہارا سگا بھائی ہوں، مجھے اندرونِ خانہ کیوں نہیں کھانا دے رہے ہو، میں تو اس گھر کا انڈرلے (underlay) تھا، انڈرلے قالین کے نیچے بچھایا جاتا ہے۔ وہ ناراض ہوکر چلا گیا، اس نے کہا کہ اب میں اس گھر میں کبھی نہیں آؤں گا جہاں بھابھی سے نہیں ملنے دیا جاتا۔ اب فیصلہ حضرت کے پاس آیا، دونوں بھائی حضرت کے پاس جمع ہوگئے۔ حضرت نے ناراض ہونے والے بھائی سے پوچھا کہ تم اپنے بھائی سے ملنے کیوں نہیں جاتے؟ اس نے کہا کہ پہلے میری بھابھی مجھے اپنے ساتھ کھانا کھلاتی تھیں اور اب یہ غیروں کی طرح باہر کھلاتے ہیں۔ حضرت شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے ایک سوال کیا کہ تم اپنے بھائی سے ملنے آتے تھے یا بھابھی سے؟ وہ خاموش ہوگئے کیوں کہ چور پکڑا جانے والا تھا۔ حضرت نے کہا کہ تمہارا بھائی تم سے ملتا ہے یا نہیں؟ اور تمہیں کھانا کھلاتا ہے یا نہیں؟ اس نے کہا کہ بھائی ملتا بھی ہے اور کھانا بھی کھلاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی سے ملنے آتے تھے یا بھابھی سے؟ وہ صاحب خاموش رہے، تو حضرت نے فرمایا کہ تمہارا چور پکڑا گیا، اللہ سے توبہ کرو، تمہاری نیت صاف نہیں تھی۔

اللہ کی لعنت سے بچنے کا عمل

فنشنگ کا یہ مسئلہ سمجھ لو کہ نظر کی حفاظت کرو، بدنظری کرنے کے لیے کوئی گنجائش نہیں کہ بھئی ہمارا دل صاف ہے، دل میں تقویٰ ہے، نظر پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ[٦] اے محمد! (صلی اللہ علیہ

---

[٦] النور: ۳۰

وسلم) ایمان والوں سے فرمادیں کہ اپنی نظر کی حفاظت کریں۔ اور بخاری شریف سے بڑھ کر کون سی حدیث لاؤں کہ زِنَا الْعَيْنِ النَّظْرُ[۷] حسینوں کو دیکھنا چاہے لونڈے ہوں یا لونڈیاں ہوں، یہ آنکھوں کا زِنا ہے، اپنی گول ٹوپیوں کی عزت کرلو، ایک مٹھی داڑھی کی عزت کرلو۔ حج و عمرہ اور ملتزم اور روضۂ مبارک کی حاضری کا شکریہ تو ادا کرو لیکن یہ بتاؤ کہ جس طرح ان مقامات پر اللہ والے بن کر رہتے ہو اسی طرح سڑکوں پر اللہ کے بندے بن کر کیوں نہیں رہتے؟ بتاؤ! سڑکوں پر چلنے والا اللہ کا بندہ ہے یا نہیں؟ یا کوئی ایسا مسئلہ ہے کہ بندہ کسی خاص وقت میں تو بندہ ہے ورنہ گندا ہے۔

حصولِ نورِ الٰہی کا طریقہ

ہمت سے کام لو ان شاء اللہ آپ تھوڑی سی عبادت میں رئیس الانوار ہو جائیں گے۔ جیسے ایک آدمی روزانہ ایک لاکھ رین (جنوبی افریقہ کی کرنسی) کماتا ہے اور روزانہ ڈاکو چھین لیتے ہیں، تو یہ غریب ہی رہے گا اور ایک آدمی دس ہزار ماہانہ کماتا ہے مگر پانچ ہزار رین خرچ کرتا ہے اور پانچ ہزار جمع رکھتا ہے، تو کچھ دن میں یہ رئیس التجار ہو جاتا ہے، معلوم ہوا کہ پورے قصبے کا رئیس ہو گیا، ایسے ہی آپ رئیس الانوار ہو جائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ، آپ کی جتنی عبادت ہے سب کا نور اسٹاک رہے گا اور کوئی چیز ضایع نہیں ہوگی اور چند دنوں میں آپ صاحبِ نسبت ہو جائیں گے، رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا،[۸] آپ کا نور تام ہو جائے گا، اور جس کا نور تام ہوتا ہے اس کو حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ صاحبِ نسبت ہے۔ خواجہ صاحب نے حکیم الامت سے پوچھا کہ یہ صاحبِ نسبت کی اصطلاح کہاں سے چلی ہے کیوں کہ یہ صحابہ کے زمانے میں تو نہیں تھی؟ تو حضرت نے فرمایا کہ یہ رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا میں پوشیدہ ہے، جس دن نور فُل ہو گا یعنی دل نور سے بھر جائے گا، چہرے سے جھلکنے لگے گا، آنکھوں سے چھلکنے لگے گا اور اس ادا کو اللہ نے فرمایا سِيۡمَاهُمۡ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ[۹] میرے عاشقوں کا دل اوور فُل ہو کر نور سے بھر جاتا ہے، تقویٰ کی برکت سے ان

۷؎ صحیح البخاری: ۹۲۲/۲، ۹۲۳ (۶۲۷۵)، باب زنا الجوارح دون الفرج، المکتبۃ المظہریۃ
۸؎ التحریم: ۸
۹؎ الفتح: ۲۹

کا نور ضایع نہیں ہوتا، ان کے چہروں پر چمکتا ہے، ہمارا نور ان کی آنکھوں سے ٹپکتا ہے، ان کو دیکھ کر اللہ یاد آتے ہیں، جو اللہ والوں کو دیکھتا ہے اسے اللہ یاد آتا ہے، جیسے جو جنوبی افریقہ کی پیلی مٹی دیکھتا ہے اس کو سونا یاد آتا ہے کیوں کہ اس کا کلر بتاتا ہے کہ یہاں سونا تھا تو سونا تو مٹی کا کلر بدل دے اور اللہ جو خالق سونا ہے وہ اپنے عاشقوں کے چہرے کا کلر نہ بدلے۔

لیلیٰ اور مولیٰ ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے

لیلیٰ کو دل سے نکالے بغیر مولیٰ نہیں پاؤ گے، لَآ اِلٰہَ میں لیلیٰ کا اخراج ہے اور اِلَّا اللہُ میں مولیٰ کا حصول ہے۔ کیا یہ الفاظ نہیں بتارہے ہیں کہ اختر پر حق تعالیٰ کا فضل ہے۔ لَآ اِلٰہَ میں لیلیٰ سے فرار ہے اور اِلَّا اللہُ میں مولیٰ کا حصول اور قرب ہے۔ لَآ اِلٰہَ میں لیلیٰ سے فصل ہے اور اِلَّا اللہُ میں مولیٰ سے وصل ہے۔ جب اچانک نظر کہیں پڑ جائے تو ایک سیکنڈ بھی نظر کو ٹکنے نہ دو تاکہ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللہِ[۱۰] پر عمل ہو جائے، اگر آدمی نے ایک سیکنڈ بھی کسی حسین کی نوک پلک دیکھ لی، یہاں ایک سیکنڈ کا لفظ یاد رکھو، ایک سیکنڈ، ایک سانس، ایک نفس اتنا وقت آپ کا قرار پر گزرا جب کہ حکم فرار کا ہے، آپ نے فرار کے فا پر ایک نقطہ بڑھا کر قرار حاصل کیا۔

بدنظری ابلیس کا زہر میں بجھا ہوا تیر ہے، ابلیس اللہ تعالیٰ کے اسم مُضِل کا مظہر اتم ہے، اللہ تعالیٰ کی صفتِ اضلال کا ظہور ابلیس کے ذریعے ہوتا ہے اور نظر بازی ابلیس کا تیر مسموم ہے، جب اللہ تعالیٰ کے اسم مُضِل کے سائے میں کھڑے ہوگے تو ہدایت کیسے پاؤ گے؟ کیا اللہ سے مقابلہ کرسکتے ہو؟ یہ تو خدائے تعالیٰ سے مقابلہ ہے۔ کسی بڑے آدمی کے کتے سے لڑنا اس بڑے آدمی سے لڑنا ہے۔

شیطان کے حملوں سے بچاؤ کے طریقے

شرح مشکوٰۃ میں مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت ہے فَاِنَّہٗ (الشَّیْطَانَ) مُشَبَّہٌ بِالْکَلْبِ الْوَاقِفِ عَلَی الْبَابِ[۱۱] یعنی شیطان اللہ کا کتا ہے جو ان کے دربار کے باہر

---

[۱۰] الذّٰریٰت:۵۰
[۱۱] مرقاۃ المفاتیح:۳۲۰/۱،باب فی الوسوسۃ،المکتبۃ الامدادیۃ،ملتان

کھڑا ہے، جتنا بڑا آدمی ہوتا ہے اتنا ہی بڑا کتا رکھتا ہے اور اللہ سے بڑا کون ہے؟ تو سوچ لو کہ ابلیس کتنا بڑا کتا ہے، اس سے لڑنا خدا سے لڑنا ہے، اگر کسی بڑے آدمی کے کتے کو پتھر مار دو تو وہ کہتا ہے کہ آپ نے میری توہین کی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے کتے کو پتھر مارنے کا حکم نہیں دیا، یہ کہا ہے کہ مجھ سے پناہ مانگو، **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ** پڑھو، شیطان سے بات مت کرو۔ ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے **کتاب الوسوسۃ** میں یہی بات لکھی ہے کہ اگر شیطان کو مارنا پیٹنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہ نہ کہتے کہ تم میری پناہ میں آجاؤ، اس سے مت لڑو، وہ ہماری صفتِ مُضِل کا مظہر ہے، اس سے لڑنا گویا ہم سے لڑنا ہے کیوں کہ اس کو طاقت تو میں نے ہی دی ہوئی ہے، لہٰذا اس سے مت لڑو، اس کے وسوسہ کا جواب بھی مت دو، وہ اگر بھونکتا ہے تو تم چپکے سے ہمیں پکارو کہ اللہ میاں! اس کتے کو خاموش کردیں، **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ** پڑھو۔

جو لوگ اپنی نظر کو حرام سے نہیں بچاتے اور ہر کالی گوری کو دیکھتے ہیں، ان کی آہ میں جراثیم و گندگی و بدبو ہوتی ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ تک نہیں جاتی، جہاں مردہ ہوتا ہے وہاں کوئی رہ سکتا ہے؟ تو اللہ اس دل میں کیسے آئے گا جس کے دل میں مردے گھسے ہوں گے۔

ہوئی جو پاک خیانت سے یہ نگاہ میری
تو پہنچی عرشِ بریں تک ہر اِک آہ میری

یہ مولانا منصور ناصرؔ صاحب کا شعر ہے، یہ معرفت کا بادشاہ ہے، عاشق آہ ہے، بہت ہی عجیب دل ہے اس کا، یہ ڈربن سے آئے اور واپس نہیں گئے کیوں کہ اِن کو آہ کی تلاش تھی۔ آدمی اگر اللہ والوں کے ہاتھ میں ہو تو نیک بن جاتا ہے، میں ان سے یہی کہتا ہوں کہ میرے ساتھ رہو اور اللہ کی محبت میں اللہ کی مخلوق کو گرم کرو۔

غذائے ارواحِ عاشقاں

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی رحمۃ اللہ علیہ نے خود مجھے بتایا کہ عشاء کے بعد میری مجلس ہوئی جس میں صرف اشعار پڑھے گئے، جب تہجد کا وقت ہوگیا تو سب نے تہجد پڑھی اس کے بعد پھر اشعار کی مجلس شروع ہوگئی، فجر کے وقت سب نے فجر کی نماز

جماعت سے پڑھی، اس کے بعد مجلس دوبارہ شروع ہوگئی، آخر میں سب اشراق پڑھ کر گئے اور سب ندوہ کے بڑے بڑے علماء تھے۔ اللہ کی محبت کے اشعار بھی اللہ کے عاشقوں کی غذا ہے ؎

غذائے عاشقاں باشد سماع

اللہ کی محبت اور معرفت کے اشعار عاشقوں کی غذا ہے، یہ غذائے اولیاء ہے، چوبیس صحابہ کرام بارگاہِ نبوت کے شاعر تھے، یہ میں نے حضرت پرتاب گڑھی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ چوبیس صحابہ رضی اللہ عنہم شاعر تھے، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی اشعار کہے ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعری نہیں دی گئی تھی کیوں کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مناسب نہیں تھی، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہوتے تو قرآن شریف کے بارے میں کوئی کہہ سکتا تھا کہ یہ بھی ایک شاعری ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے حکمت کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اشعار سے مناسبت نہیں دی۔

بد نظری احمقانہ گناہ ہے

تو ایک فنشنگ ہوگئی، اور یہ ایسی فنشنگ ہے کہ آپ اللہ کی لعنت سے بچ جائیں گے، آپ کا نور محفوظ رہے گا، جلد صاحبِ نسبت ہو جاؤ گے، جلد اللہ تک پہنچ جاؤ گے۔ اور ان حسینوں کو دیکھنے میں کوئی فائدہ بھی نہیں ہے، یہ ایک احمقانہ گناہ ہے۔ حکیم الامت مجدد الملت رحمۃ اللہ علیہ جن کے ہم لوگ غلام ہیں، فرماتے ہیں کہ اور گناہوں سے نفس کچھ نہ کچھ فائدہ اٹھا بھی لیتا ہے مگر بد نظری کا گناہ تو احمقوں اور بے وقوفوں کا گناہ ہے، نہ ملنا نہ جلنا صرف دل کو جلانا اور تڑپانا۔ باہر والیوں کو دیکھ کر کیا ملے گا؟ پائے گا تو وہی جو تیرے گھر میں حلال کی بیٹھی ہے۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پنجاب کا ایک نیا شادی شدہ جوڑا ایک ریل میں بیٹھا تھا، سامنے ایک دوسری ریل میں بیٹھا ہوا آدمی بار بار اس کی بیوی کو دیکھ رہا تھا، تو اس پنجاب والے کو غصہ آیا، جب صحت اچھی ہو تو غصہ بھی تگڑا ہوتا ہے۔ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ بہت صحت مند تھا، تو اس نے کہا کہ ایک ہزار دفعہ دیکھ لو مگر سوائے جلنے اور تڑپنے کے کچھ نہیں پائے گا، یہ رات کو میرے پاس ہی سوئے گی۔ حکیم الامت نے فرمایا کہ بد نظری بے وقوف لوگوں کا کام ہے کہ اپنی بیویوں کو چھوڑ کر سڑک والی کو دیکھتے ہو،

مگر انہیں پاؤ گے نہیں۔ بتایئے! دل کو جلانا اور تڑپانا اور کچھ نہ پانا بے وقوفی ہے یا نہیں؟

مسلمان خواتین جنت میں حوروں سے حسین ہوں گی

اپنی حلال بیوی پر راضی رہو، حلال کی چٹنی روٹی حرام کی بریانیوں سے افضل ہے اور رہ گیا تمنائے حسن تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب جنت میں مسلمان خواتین جائیں گی تو حوروں سے زیادہ خوبصورت کردی جائیں گی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا تھا کہ مسلمان عورتیں جنت میں کیسی ہوں گی؟ حوروں سے افضل ہوں گی یا کمتر؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حوروں سے افضل ہوں گی۔ پوچھا کہ کیوں؟ وجہ کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حوروں نے نمازیں نہیں پڑھیں، روزے نہیں رکھے، حج نہیں کیا، زکوٰۃ نہیں دی، شوہروں کی خدمت نہیں کی، بچے جننے کی تکلیف نہیں اٹھائی، ہماری مسلمان عورتوں سے بچے پیدا ہوئے، انہوں نے کتنا درد، کتنی تکلیف اُٹھائی، حج بھی کیا، نمازیں بھی پڑھیں، شوہر کی خدمت بھی کی تو ان کی عبادت کا نور ان کے چہروں پر روشن رہے گا، ان کے چہروں پر اللہ کی عبادت کا نور ہو گا، کیوں کہ حوروں نے عبادت نہیں کی، روزہ نماز نہیں کیا۔ بس چند دن صبر کرلو۔

اگر ریل کا سفر کررہے ہو، تو پلیٹ فارم کی چائے پیتے ہو یا نہیں؟ اس چائے میں نہ تو پتی ٹھیک سے پڑی ہے نہ کوئی ذائقہ ہے لیکن زکام سے بچنے کے لیے پی لی اور دل کو سمجھایا کہ گھر چل کر اچھی والی پی لیں گے۔ تو جنت کے گھر چل کر اعلیٰ درجہ کی چائے پئیں گے اور ان بیبیوں سے اللہ نے جو اولاد دی اگر ایک بچہ بھی اللہ والا حافظ عالم ہو گیا تو بیڑا پار ہے اور اگر عالم حافظ نہیں ہوا، اللہ والا ہی ہو گیا تو بھی ہمارے لیے کتنی دعائیں مانگے گا، اپنی کمائی سے مسجد و مدرسہ میں چندہ دے گا، قرآن شریف پڑھ کر بخشے گا، تو یہ اولاد صدقۂ جاریہ ہے یا نہیں؟

لیکن اپنی حلال بیوی کو بھی زیادہ حلال نہ کرو، بلا ضرورت اپنے مادّۂ حیات کو اور ماءالحیات کو حلال جگہ بھی مت خرچ کرو، ضرورت پر استعمال کرو ورنہ دماغ میں خشکی ہو جائے گی اور دردِ دل نہ رہے گا، یہ اسٹیم ہے جو انجن کو گرم رکھتی ہے جس سے انجن تیز چلتا ہے، انجن ٹھنڈا کردو گے تو ذِکر میں بھی مزہ نہیں آئے گا اور تقریر میں بھی مزہ نہیں آئے گا، آؤٹ آف

اسٹاک لوگوں کی تقریر میں دردِ دل نہیں ہوتا، میں تو کہتا ہوں ہاف اسٹاک لوگوں کی تقریر میں بھی مزہ نہیں آئے گا، مخلوق کو فل مال دو، اپنی بیوی کو فل مال دو، جو مال ضرورت سے زائد ہے۔ اسی بات پر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اے مبلغین اور علماء حضرات! اتنی عبادت کرو کہ دل نور سے بھرا رہے، جب نور دل سے چھلکنے لگے تو اپنے دل کے مٹکے سے چھلکتا ہوا مال اُمت کو دو، اپنا مٹکا خالی مت کرو ورنہ تقریر میں اثر نہیں ہوگا۔

گندے خیالات سے حفاظتِ قلب کی اہمیت

میں نے دو اسٹر یکچر اور ایک فنشنگ بیان کردی۔ اب ایک فنشنگ باقی ہے کہ دل میں بھی گندے خیالات نہ لاؤ۔ اگر سرحد سے دشمن آئے تب بھی تو آپ ڈرتے ہیں، آنکھیں بھی دل کی سرحد ہیں، اللہ تعالیٰ نے سرحد سے دشمن کو آنے سے بچادیا کہ نظر کو بچاؤ، لیکن اگر کیپٹل یعنی دارالحکومت پر حملہ ہوجائے تو کیا خاموش رہو گے کہ کوئی حرج نہیں، نو پرابلم، سرحد سے تو دشمن نہیں آرہا ہے، حالاں کہ دارالحکومت پر بمباری ہورہی ہے، لہٰذا دل کو بھی گندے خیالات سے بچاؤ، پرانے گناہ بھی یاد مت کرو، جب داڑھی کے بال سفید ہوگئے تو شیطان کہتا ہے کہ صوفی جی! مولوی صاحب! میں نے سنا ہے کہ آپ مستقبل میں کوئی گناہ نہیں کریں گے کیوں کہ اتنا تو میں جانتا ہوں کہ آپ کی توبہ پکی ہے، لیکن پچھلا گناہ جو کیا تھا فرسٹ ایئر کی کلاس میں، تو کبھی کبھار اس ایئر کے مزے لے لیا کرو، پھر شیطان ماضی کا ٹیلی وژن دکھاتا ہے، یہ ایسا چیٹر ٹیچر ہے جو خبیث فیوچر دکھاتا ہے، لہٰذا اپنے قلب کے اندر اللہ کی نافرمانی کا ایک ذرّہ بھی مت حاصل کرو، کیوں کہ دل اللہ کا گھر ہے، مرکز ہے، ہیڈ کوارٹر ہے، اسلام آباد ہے، اور اس کی دلیل ہے **يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ**[۱۲] اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں تمہاری آنکھوں اور دل کی چوریوں کو۔

چوریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز
جانتا ہے سب کو تو اے بے نیاز

۱۲؎ المؤمن:۱۹

کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی فضیلت

یہ دو فنشنگ اور دو اسٹریکچر ٹھیک کرلو، میں مسجد میں اللہ کے بھروسے پر کہتا ہوں کہ ان شاء اللہ آپ کا دل اللہ والا بن جائے گا، آپ اللہ کے دوستوں میں داخل ہو جائیں گے اور باقی سب گناہ بھی چھوٹ جائیں گے، کیوں کہ جو ہاتھی اٹھا سکتا ہے کیا وہ بکری نہیں اٹھا سکے گا؟ یہ میں نے مشکل پرچے دیے ہیں، مگر اللہ کی محبت کے لیے آپ اس کو اٹھانے اور اس پر عمل کرنے کے لیے روزانہ فجر اور مغرب کے بعد اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ ایک سو گیارہ مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھ لیا کریں، میں نے آپ کو عمل کے لیے پیٹرول بھی دے دیا۔ حدیث شریف میں آتا ہے جو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھے گا اس کو اللہ تعالیٰ توفیق کا خزانہ دے گا، نیک عمل کی ہمت دے گا، گناہ سے بچنے کی ہمت دے گا اور اللہ تعالیٰ روزانہ فرشتوں میں اس کا ذِکر کرے گا، پیغمبروں کی ارواح سے عِنْدَ الْمَلَائِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ عِنْدَ اَرْوَاحِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ،[۱۳] کی شرح میں علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَسْلَمَ عَبْدِیْ اَیْ اِنْقَادَ عَبْدِیْ وَتَرَکَ الْعِنَادَ میرا بندہ فرماں بردار ہو گیا، اس نے گناہ چھوڑ دیے، وَاسْتَسْلَمَ اَیْ فَوَّضَ اُمُوْرَ الْکَائِنَاتِ اِلَی اللّٰہِ بِاَسْرِھَا[۱۴] یعنی میرے بندے نے دنیا کے تمام ہی کاموں کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ جب اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ہمارے نیک ہونے کی خوشخبری دیں گے تو کیا ہم کو نیک نہیں بنائیں گے؟ کیا اپنی بشارت کی لاج نہیں رکھیں گے؟ ورنہ فرشتے اعتراض کریں گے کہ اللہ میاں ہم سے روزانہ کہتے ہیں کہ فلاں بندہ تو بہت نیک ہے حالاں کہ جتنے بھی گناہ ہیں وہ سب کرتا ہے۔ یہ کلمہ پڑھنے کی برکت سے احساناً اللہ تعالیٰ کے ذمہ آپ کی اصلاح ہو جائے گی۔ آپ اس کو روزانہ پڑھو اور بعد میں یہ دعا بھی مانگو کہ اے اللہ! اس کی برکت سے آپ میرا فرشتوں سے تذکرہ فرمارہے ہیں جیسا کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے کہ آپ فرشتوں سے ہمارے بارے میں

---

۱۳ کنز العمال: ۱/۴۵۳، باب فی الحوقلۃ، (۱۹۵۱)، مؤسسۃ الرسالۃ

۱۴ مرعاۃ المفاتیح: ۷/۴۸۴، باب ثواب التسبیح والتحمید

فرمارہے ہیں کہ میرا بندہ نیک ہو گیا، اگر آپ ہم کو نیک نہیں بنائیں گے تو فرشتے کیا کہیں گے، آپ اپنی بشارت کی لاج رکھتے ہوئے ہم سب کو نیک بنادیں۔ آپ دعا بھی کریں اور اللہ والوں کے پاس بھی رہیں اور اللہ والوں سے دوستی بھی رکھیں۔

آج میں نے آپ کو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا وظیفہ دے دیا، ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے آپ روز بروز اللہ والے بنتے چلے جائیں گے۔ اور ایک سو گیارہ مرتبہ کیوں بتایا؟ کیوں کہ ایک سو گیارہ اللہ کے اسم کَافِیْ کا ابجد ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے، ان شاء اللہ یہ وظیفہ آپ کے لیے کافی ہو جائے گا اور اوّل آخر درور شریف اس لیے پڑھو کیوں کہ درود شریف کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا، اوّل آخر تین، پانچ، سات یا گیارہ دفعہ درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اس مضمون سے دعا مانگو کہ یا اللہ! ہمیں آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی کہ جو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ فرشتوں کو اور پیغمبروں کی روحوں کو جمع کر کے فرماتا ہے کہ میرا بندہ نیک ہو گیا۔ اے خدا! جب آپ روزانہ یہ بشارت دے رہے ہیں تو اپنی بشارت کی لاج بھی رکھ لیں، اگر ہم شیطان کے شیطان رہے تو فرشتے کہیں گے کہ اللہ میاں! آپ تو روزانہ بشارت دیتے ہیں لیکن یہ تو ویسے کا ویسا ہی نالائق ہے، اس لیے اپنی بشارت کے صدقے میں آپ مجھے لائق بنادیجیے۔ رو رو کر دعائیں مانگو اور اللہ والوں کے ساتھ رہو، ان کی صحبت میں رہو، ان شاء اللہ آپ روز بروز بدلتے چلے جائیں گے، پھر ولی اللہ بن کر یہ شعر پڑھیں گے۔

تو نے مجھ کو کیا سے کیا شوقِ فراواں کر دیا
پہلے جاں پھر جانِ جاں پھر جانِ جاناں کر دیا

آپ خود دیکھیں گے کہ پہلے میں کیا تھا اور اب کیا ہو رہا ہوں۔ آپ کا دل کہے گا کہ پہلے تو ہم ہر وقت پاگلوں کی طرح، کتے کی طرح غلاظت تلاش کرتے تھے کہ کوئی نمکین لونڈا ملے، کوئی نمکین لونڈیا ملے، کوئی حسین لڑکا ملے، کوئی حسین لڑکی ملے لیکن اب میرے قلب کو کیا ہو گیا، اللہ نے اپنی یاد کی حلاوت سے نوازا اور لومڑی کو شیرانہ ہمت دی، یہ میں کیا سے کیا ہو رہا ہوں۔ آپ خود تعجب کریں گے کہ میں کیا سے کیا ہو گیا۔

صراطِ مستقیم کیسے حاصل ہو؟

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا یہ افعالِ تعجب میں سے ہے کہ مَا اَحْسَنَ یعنی میرے عاشق کیا ہی اچھے ہیں، تم ان کے رفیق کیوں نہیں بنتے؟ جلدی سے ان کو رفیق بناؤ اور رفیق بنا کر صراطِ مستقیم پاجاؤ۔ قرآن پاک میں صراطِ مستقیم پانے والوں کو مُنعَم علیہم کہا گیا ہے اور ان کے درجات اس طرح بیان کیے گئے ہیں مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ [15] یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین یہ سب مُنعَم علیہم ہیں، ان کے راستے پر چلوگے تو تم بھی صراطِ مستقیم پاجاؤگے۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ مُنعَم علیہم صراطِ مستقیم کا پورا بدل الکل من الکل ہیں۔ بدل کی چار قسمیں ہوتی ہیں: بدل الکل، بدل البعض، بدل الاشتمال، بدل الغلط، ایسے پیر کم دیکھوگے جو بدل کی چاروں قسمیں بیان کر سکیں اور آپ کو نعم البدل دے سکیں۔ بتاؤ! ساری دنیا کی تمام نعمتوں میں بدل اللہ کی ذات ہے یا نہیں؟ اگر اللہ تعالیٰ نہیں ملا تو کچھ نہیں ملا۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب یہ بدل الکل من الکل ہے یعنی صراطِ مستقیم مبدل منہ ہے اور صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ [16] بدل الکل ہے اور ترکیبِ بدل میں بدل ہی مقصود ہوتا ہے۔ یہ بہت اہم علمی بات پیش کر رہا ہوں کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے صراطِ مستقیم کا بدل الکل مُنعَم علیہم کا راستہ ارشاد فرمایا ہے، یعنی صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ تو پھر مُنعَم علیہم کون ہیں؟ سموسہ پاپڑ کھانے والے اور بڑی بلڈنگ و مرسڈیز والے مُنعَم علیہم نہیں ہیں۔ مُنعَم علیہم کون ہیں؟ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ہیں، ان کے ساتھ رہو، ان کا راستہ اختیار کرو، تب تم صراطِ مستقیم پاجاؤگے کیوں کہ ترکیب بدل میں بدل مقصود ہوتا ہے، مبدل منہ مقصود نہیں ہوتا۔

حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام عظیم الشان ہے، اس میں کوئی جز غیر مقصود نازل ہوجائے، ایسا ہو نہیں سکتا، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ایسا جواب دیا کہ تمام

---

[15] النسآء: ۶۹

[16] الفاتحۃ: ۷

علمائے نحو کو حیران کردیا، ان کا ناطقہ بند کردیا، ان کا کلیہ توڑ دیا کیوں کہ مبدل منہ کی ترکیب میں مقصود ہمیشہ بدل ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کلیہ سے اپنا قرآنِ پاک کو مستثنیٰ کردیا کہ اس مبدل منہ میں بدل بھی مقصود ہے کیوں کہ ہم نے مبدل منہ میں ایک صفت ایسی رکھ دی جو بدل میں نہیں ہے لہٰذا یہاں بدل محتاج ہے مبدل منہ کا لہٰذا یہ بھی مقصود ہے۔ اور وہ صفت کیا ہے؟ مستقیم۔ اِھۡدِ نَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ[۱۷] مبدل منہ ہے، صفتِ بدل نہیں ہے، صفتِ بدل صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ میں ہے۔ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر بیان القرآن میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مبدل منہ میں ایک صفت ایسی بیان کردی جو بدل میں نہیں، لہٰذا اب یہ غیر مقصود نہیں رہا۔

اُمت کو دین صحابہ کے واسطے سے پہنچا ہے

اگر سیدھا راستہ چاہتے ہو تو وہ محض کتابوں سے نہیں ملے گا، اگر محض کتابوں سے ملنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتے کہ دعا کرو کہ اللہ ہم کو صراطِ مستقیم یعنی سیدھے راستے پر چلائے یعنی قرآن پر چلائے لیکن اس کے بجائے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ قرآنِ پاک کی عظمت اور اس کا فہم اور اس پر عمل کرنے کا پیٹرول اور اس کی توفیقات اور اس کا عملی نقشہ تم کو ہمارے مُنعَم علیہم سے ملے گا، انبیاء، صدیقین، شہداء اور صلحاء مُنعَم علیہم کا طبقہ ہے، یہ ہمارے کلام کی عملی تفسیر ہے، مَا لَہٗ وَ مَا عَلَیۡہِ ان سے پاؤ گے، ورنہ قرآن شریف میں کہیں التحیات ہے؟ قرآنِ کریم میں نماز کا طریقہ ہے؟ کہ ایسے اللہ اکبر کہو، سورۂ فاتحہ پڑھو، پھر اس سے سورت ملاؤ۔ قرآن شریف میں اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ تو کہا گیا کہ نماز قائم کرو۔ قرآن پاک میں تو نماز کا طریقہ نہیں ہے لیکن اللہ کے مقبول اور پیارے بندے قرآن مجید کی عملی تفسیر ہیں لہٰذا ان کے ساتھ رہ کر سنت کے مطابق نماز ادا کرنا سیکھو۔ اس لیے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صَلُّوۡا کَمَا رَأَیۡتُمُوۡنِیۡ اُصَلِّیۡ[۱۸] اس طرح نماز پڑھو جس طرح میں نماز پڑھتا ہوں۔ خدا کے حکم کی تعمیل کے لیے تم کو میری نماز دیکھنی پڑے گی کہ میں کس طرح اللہ کے

---

[۱۷] الفاتحۃ:۵

[۱۸] صحیح البخاری:۸۸/۱، باب الاذان للمسافر اذا کانوا جماعۃ، المکتبۃ المظہریۃ

اس حکم کی تعمیل کررہا ہوں۔ اور رَأَیْتُمُوْنِیْ کی رُؤْیَۃٌ میں ہم لوگ شامل نہیں ہیں، یہ رُؤْیَۃٌ تو صحابہ کو حاصل ہوئی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم رَأَیْتُمُوْنِیْ کے وہ رَأَیْتُمْ تھے۔ کیا آج دنیا میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہو؟ تو صحابہ کے اعلیٰ مقام کی یہ بھی بہت بڑی دلیل ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔

وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا پر بات یاد آئی کہ رفیقۂ حیات سے جتنی محبت کرتے ہو رفیقِ حیات یعنی اللہ والوں کی بھی اتنی محبت سیکھو۔ عربی کا رفیقًا اردو والی رفیقہ نہیں ہے، اس میں الف تو ہے مگر یہ حالتِ نصبی میں ہے، کہیں لوگ اس پر پھڑک نہ جائیں اور ان کے کان کھڑے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا میں بھی اللہ والوں کی رفاقت نصیب فرمائے اور قیامت میں بھی نصیب فرمائے کیوں کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ،[۱۹] جو یہاں صالحین کے ساتھ رہے گا اللہ وہاں بھی نیک لوگوں سے ملادے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اہل اللہ کی صحبت کے فضائل

دیسی آم کو لنگڑے آم سے پیوند لگانا پڑے گا تب لنگڑا آم بنے گا، ورنہ دیسی کا دیسی رہے گا، اسے ایک لاکھ کتابیں پڑھوادو، ایک لاکھ ڈگریاں دلوادو مگر وہ دیسی کا دیسی یعنی کھٹا آم ہی رہے گا، اگر اس کی ڈگری دیکھ کر کوئی اس سے پیوند لگائے گا تو وہ بے چارہ بھی دیسی رہے گا، اس کی زندگی ضایع ہو جائے گی۔ اس لیے جن عالموں نے اللہ والوں کی صحبت نہیں اٹھائی وہ اللہ والے نہیں ہوئے، ان سے مسئلہ تو پوچھ لو مگر صحبت اُن کی اختیار کرو جنھوں نے اللہ والوں کی صحبت اٹھائی ہے اور مربّی بن گئے ہیں، پہلے مُربّہ بنتا ہے پھر مُربّی بنتا ہے۔ آج کل مولوی چاہتا ہے کہ مدرسے سے نکل کر فوراً منبر پر مسجد کی نوکری کرکے مُربّی بن جائے حالاں کہ مُربّی بننے کے لیے پہلے مُربّہ بنناضروری ہے، اس کے بعد پھر مُربّی بنتا ہے، جیسے پہلے بیٹا بنتا ہے پھر ابا بنتا ہے، پہلے شاگرد بنتا ہے پھر استاد بنتا ہے۔ میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب

۱۹؎ الشعرآء:۸۳

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک ہندو ایک گرو کے پاس گیا اور کہا کہ گروجی مجھے اپنا چیلہ یعنی شاگرد بنالو، اس نے کہا کہ چیلہ بننا بہت مشکل ہے، یہ آسان کام نہیں ہے، اس نے کہا کہ اگر چیلہ بننا مشکل ہے تو اپنا گرو ہی بنالو۔

حضرت بھیکا شاہ نے اپنے پیر کی بھیک کا ایک لقمہ کھایا اور صاحبِ نسبت ہو گئے تھے۔ اس لیے ان کا لقب بھیکا شاہ تھا۔

بھیکا معالی پہ واریاں دن میں سو سو بار
کاگا سے ہنس کیو اور کرت نہ لاگی بار

بھیکا شاہ اپنے شیخ و پیر ابو المعالی پر دن میں سو سو دفعہ قربان ہورہا ہے کیوں کہ پہلے کاگا یعنی کوّا تھا، گُو کھاتا تھا، اب ہنس ہے اور اللہ کے نام کا موتی کھارہا ہے، تقویٰ سے رہتا ہے اور مولیٰ کو پا گیا ہے، لیلیٰ کو چھوڑ کر مولیٰ پا گیا ہے۔ بتاؤ! لیلاؤں کو نمک کون دیتا ہے؟ اللہ دیتا ہے۔ جب مولیٰ دل میں آئے گا تو سارے عالم کے نمکیاتِ لیلائے کائنات کو ساتھ لائے گا، پھر ان شاء اللہ آپ کا قلب ان حسینوں سے مستغنی ہو جائے گا، یہ بات کہنے کی نہیں ہے، یہ بات آپ زبان سے نہیں سمجھیں گے، یہ بات لغت سے نہیں سمجھ سکتے، یہ تو جب دل میں مولیٰ آئے گا تب خود سمجھ جائیں گے۔

ایک لڑکی نے دوسری لڑکی سے پوچھا کہ بہن سنا ہے تیرا بیاہ ہو گیا۔ آپ کو بیاہ کے معنیٰ معلوم ہیں؟ بیاہ ہو گیا یعنی بے آہ ہو گیا، پہلے جو بیوی کے لیے آہ آہ کرتا تھا اب وہ بیوی پا گیا اور اس کی آہ ختم ہو گئی، اب وہ بے آہ ہو گیا، اس لیے اس کا نام بیاہ ہے۔ تو ایک لڑکی نے دوسری لڑکی سے پوچھا کہ بہن! سنا ہے تمہارا بیاہ ہو گیا ہے، اس نے کہا کہ ہاں ہو گیا ہے، اس نے کہا کہ ذرا کان میں بتادو کہ کیا مزہ مل رہا ہے؟ اس نے کہا کہ بہن! یہ بتانے کی چیز نہیں ہے، بتانے سے تم نہیں سمجھو گی، جب تمہارا بھی بیاہ ہو جائے گا تب تمہیں خود سمجھ میں آجائے گا۔

ایسے ہی دوستو! ایک لاکھ تقریر کر دیں، آپ نہیں سمجھ سکتے، جب تک مولیٰ دل میں نہیں آئے گا اس وقت تک آپ سمجھ نہیں سکتے کہ مولیٰ کتنا پیارا ہے، اتنا پیارا ہے کہ اس کے نام پر پیغمبروں کا خون بہا ہے، طائف کے بازار میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خونِ نبوت بہا ہے، اُحد کے دامن میں ایک دن میں ستّر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شہید ہو گئے۔ وہ

اللہ جس پر ان کے عاشقوں کی جان فدا ہوتی ہے، جس پر نبیوں کے خون بہتے ہیں، جس پر اولیاء اللہ کی جانیں فدا ہوتی ہیں، وہ اللہ اتنا پیارا ہے کہ لغت بیان سے قاصر ہے۔ جو لوگ مٹی پر مٹی ہو رہے ہیں ان کو کیا پتا کہ اللہ کیا ہے، ابھی ان کی روح بالغ نہیں ہے، ان کی روح آب و گِل میں پھنسی ہوئی ہے۔

نظر بچانے پر اللہ اتنا مزہ، اتنی حلاوتِ ایمانی دیتا ہے کہ اس کو کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ یہ جو میں بیان کر رہا ہوں تو آپ کو مزہ آرہا ہے کہ نہیں؟ یہ مزہ ایسے ہی تھوڑی آرہا ہے، اللہ تعالیٰ کی مہربانی و کرم ہے، اللہ نے اس زمانے میں بزرگوں کی جوتیاں اٹھانے کی توفیق دی اور میں کیا عرض کروں کہ آج کل کا سلوک اور ہمارے زمانے کے سلوک میں بہت فرق ہے، ہمارے زمانے میں جب ہم اپنے پیر کے پاس رہتے تھے تو ہمیں ناشتہ بھی نہیں ملتا تھا، وہاں کوئی غسل خانہ بھی نہیں تھا، سخت سردیوں میں تالاب اور دریا کے ٹھنڈے پانی میں نہانا پڑتا تھا، ہمارے زمانے میں فلش اور لیٹرین نہیں تھے، جنگل میں جانا پڑتا تھا۔ لیکن اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ایسے حالات میں بھی مجھے اپنے شیخ کے ساتھ رکھا۔ یہ آپ سے اس لیے کہا ہے تاکہ آپ دیکھیں کہ چائے اور حلوے کے باوجود آپ کی کیا حالت ہے۔

بس اللہ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے اور اے مولیٰ! ہمارے دل کو ری کنڈیشن کردے، گندے دل کو نکال کر پھینک دے اور اللہ والا دل عطا کردے اور ہم سب کو نظر کی حفاظت کی توفیق دے دے، ہم سب کو اپنے قلب کی حفاظت کی توفیق دے دے اور اے خدا! اپنی رحمت سے اختر کو، میری اولاد کو، میرے احباب کو، حاضرین وغائبین کو، ان کے گھر والوں کو، ساری امتِ مسلمہ کو ایمان ویقین کا ایسا اعلیٰ مقام عطا فرما کہ ہماری ہر سانس آپ پر فدا ہو، ایک سانس بھی ہم آپ کو ناراض کر کے اپنے قلب میں حرام لذت استیراد نہ کریں، اے خدا! آپ کو ناراض کر کے حرام خوشیوں کو حاصل کرنے کی بے غیرتی اور کمینے پن اور خباثتِ طبع سے ہمارے قلوب کو اور ہماری ارواح کو پاک فرما۔ میں بہت دردِ دل سے یہ دعا کر رہا ہوں کہ اے اللہ! ہم آپ کا رزق کھاتے ہیں اور آپ کو ناخوش کر کے اپنے دل کو خوش کرتے ہیں، کیا یہ کمینہ پن نہیں ہے؟ کیا یہ ناشکری نہیں ہے؟ کیا یہ خدائے تعالیٰ کے ساتھ گستاخی نہیں ہے؟ اے خدا! اپنی رحمت سے ہمارے دل و جان کو اپنی ذاتِ پاک سے ایسا

چپکالے کہ سارا عالم ہمیں ایک اعشاریہ، بال کے برابر، ایک لمحہ آپ سے الگ نہ کرسکے، نفس کا عالم، نہ شیطان کا عالم، نہ بادشاہوں کا عالم، نہ رومانٹک دنیا کا عالم، نہ بریانی پاپڑ سموسوں کا عالم، نہ کالی گوری کا عالم، کوئی بھی عالم ہمیں ایک لمحہ کو بھی آپ سے الگ نہ کرسکے۔ اے خدا! اپنی رحمت سے ہمیں ایسا بنادے کہ ہم آپ سے چپک کر رہ جائیں، آپ پر ہر لمحہ اپنی جان فدا کریں، ایک لمحہ بھی آپ کو ناراض کرنے کی، آپ کو ناخوش کرنے کی حرام خوشیوں سے ہمارے دل کو بے زار کردے، گناہوں سے مناسبت ختم کردے، اپنی ذاتِ پاک پر فدا ہونے میں لذت دے، جس وقت ہم نظر بچائیں ہمارا دل مست ہو جائے کہ واہ رے میرے مولیٰ! میں نے آپ کے حکم پر اپنے دل پر کیا غم اٹھایا۔ تو نظر بچا کر اللہ کا شکریہ ادا کرو۔

اے اللہ! ہماری زندگی کی کوئی سانس آپ کی نافرمانی میں نہ گزرے، مؤمن کی وہ سانس، مؤمن کا وہ وقت انتہائی منحوس اور لعنتی ہے جب وہ اپنے پالنے والے کو ناراض کرتا ہے اور نفس دشمن کو خوش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے قلوب کو پاک کردے اور ہمارے قلب وجان کو اپنی ذاتِ پاک سے ایسے چپکا لے جیسے ماں چھوٹے بچے کو چپکاتی ہے، اللہ اپنی رحمت سے ہمارے قلب و جان کو اپنے سے اس طرح چپکا لے کہ سارا عالم ہمیں آپ سے ایک بال کے برابر کھینچ نہ سکے۔ آپ تھوڑی سی محنت کرو، اللہ والوں کے ساتھ رہو، ان شاء اللہ یہ نعمتیں آسانی سے مل جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے، آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

❋❋❋❋

اس وعظ سے کامل نفع حاصل کرنے کے لیے یہ دستور العمل کیمیا اثر رکھتا ہے

دستور العمل

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ دستور العمل جو دل پر سے پردے اٹھاتا ہے، جس کے چند اجزاء ہیں، ایک تو کتابیں دیکھنا یا سننا۔ دوسرے مسائل دریافت کرتے رہنا۔ تیسرے اہل اللہ کے پاس آنا جانا اور اگر ان کی خدمت میں آمدورفت نہ ہوسکے تو بجائے ان کی صحبت کے ایسے بزرگوں کی حکایات و ملفوظات ہی کا مطالعہ کرو یا سن لیا کرو اور اگر تھوڑی دیر ذکر اللہ بھی کر لیا کرو تو یہ اصلاحِ قلب میں بہت ہی معین ہے اور اسی ذکر کے وقت میں سے کچھ وقت محاسبہ کے لیے نکال لو جس میں اپنے نفس سے اس طرح باتیں کرو کہ:

”اے نفس! ایک دن دنیا سے جانا ہے۔ موت بھی آنے والی ہے۔ اُس وقت یہ سب مال و دولت یہیں رہ جائے گا۔ بیوی بچے سب تجھے چھوڑ دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے واسطہ پڑے گا۔ اگر تیرے پاس نیک اعمال زیادہ ہوئے تو بخشا جائے گا اور گناہ زیادہ ہوئے تو جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا جو برداشت کے قابل نہیں ہے۔ اس لیے تو اپنے انجام کو سوچ اور آخرت کے لیے کچھ سامان کر۔ عمر بڑی قیمتی دولت ہے۔ اس کو فضول رائیگاں مت برباد کر۔ مرنے کے بعد تو اُس کی تمنا کرے گا کہ کاش! میں کچھ نیک عمل کر لوں جس سے مغفرت ہو جائے۔ مگر اس وقت تجھے یہ حسرت مفید نہ ہوگی۔ پس زندگی کو غنیمت سمجھ کر اس وقت اپنی مغفرت کا سامان کرلے۔“

❀❀❀❀

اُمورِ عشرہ برائے اصلاحِ معاشرہ

از محی السنۃ حضرتِ اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یعنی وہ دس اُمور (کام) جن کے التزام سے دین کے
دوسرے احکام کی پابندی کی توفیق ان شاءاللہ تعالیٰ ملے گی۔

۱) تقویٰ اور اخلاص کا اہتمام۔ تقوی کا خلاصہ یہ ہے کہ فرائض وواجبات وسنن مؤکدہ کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے بچنا۔ اخلاص کا حاصل یہ ہے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہی کرنا۔

۲) ظاہری گناہوں میں سے بدنگاہی، بدگمانی، غیبت، جھوٹ، بے پردگی اور غیر شرعی وضع قطع رکھنے سے خصوصاً بچنا۔

۳) اخلاقِ ذمیمہ (برے اخلاق) میں سے بے جا غصہ، حسد، عُجب، تکبر، کینہ اور حرص و طمع پر خصوصی نگاہ رکھنا۔

۴) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا انفراداً واجتماعاً بہت اہتمام رکھنا۔ ان کے احکام اور آداب کو بھی معلوم کرنا۔ فضائل تبلیغ میں سے حدیث نمبر ۳ تا ۷ کو بار بار پڑھنا بالخصوص حدیث نمبر ۵ کو۔

۵) صفائی ستھرائی کا التزام رکھنا۔ بالخصوص دروازوں کے سامنے جن میں مساجد و مدارس کے دروازے خصوصاً توجہ کے مستحق ہیں ان کے سامنے زیادہ اہتمام صفائی کا رکھنا۔

۶) نماز کی سنن میں سے قرأت، رکوع، سجدہ اور تشہد میں انگلی اٹھانے کے طریقے کو سیکھنا۔ نیز اذان واقامت کی سنن کو توجہ سے معلوم کرکے ان پر عمل کی مشق کرنا۔

۷) سنن عادات کا بھی خاص خیال رکھنا مثلاً کھانے پینے، سونے جاگنے، ملنے جلنے وغیرہ مسنون طریقے پر عمل کرنا۔

۸) کم از کم ایک رکوع کی تلاوت روزانہ کرنا اور اس میں کلامِ پاک کے حُسن وجمال کی زیادہ سے زیادہ رعایت کرنا۔ یعنی قواعدِ اخفاء واظہار، معروف ومجہول وغیرہ کا لحاظ رکھنا اور درود شریف کم از کم ۱۱ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھنا یا ایک تسبیح کسی نماز کے وقت تین سو مرتبہ روزانہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

۹) پریشان کن حالات ومعاملات میں یہ سوچ کر شکر کرنا کہ اس سے بڑی مصیبت وپریشانی میں مبتلا نہیں ہُوا۔ مثلاً بخار آنے پر یہ سوچنا کہ پیشاب تو بند نہیں ہُوا ہے، فالج، جنون اور قلبی امراض سے تو بچا ہُوا ہوں۔ نیز یہ اعتقاد رکھنا کہ بیماری سے گناہ معاف ہو رہے ہیں یا اس پر اجر وثواب ہو گا۔

۱۰) اپنے شب وروز کے اعمال کا شرعی حکم معلوم کرنا جن کا علم نہیں ہے کہ آیا وہ اوامر یعنی فرض، واجب، سُنتِ مؤکدہ، سُنّتِ غیر مؤکدہ، مستحب ومباح میں سے ہیں یا نواہی یعنی کفر وشرک، حرام، مکروہ تنزیہی یا تحریمی میں سے اور جو اعمال خدانخواستہ منکرات میں سے معلوم ہوں ان کو جلد از جلد ترک کرنا۔

❁❁❁❁

نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنّت کے راستے
اللہ ﷻ سے مِلاتے ہیں سُنّت کے راستے

اللہ تعالیٰ کی معرفت اور نسبت کے حصول کے بغیر جو اس دنیا سے رخصت ہو گیا سخت محرومی کی حالت میں گیا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو تو حاصل کر لیا لیکن اپنے پالنے والے کو نہ پاسکا اس سے زیادہ محروم انسان کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی دوستی کا تاجِ ولایت ان ہی بندوں کے سروں پر سجاتے ہیں جو ہر آن اُس کو راضی رکھنے کی فکر کرتے ہیں، جو ہر وقت اسی جستجو میں رہتے ہیں کہ کن اعمال سے ہمارا اللہ ہم سے راضی ہوتا ہے اور کن اعمال سے ناراض ہوتا ہے۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وعظ ''اللہ کی دوستی کیسے حاصل ہو؟'' میں ان اعمال کا ذکر فرمایا ہے جو حصول رضائے الٰہی میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اللہ کے دین کو نہایت سادہ، عام فہم، پُر لطف اور پُر اثر انداز میں بیان کرنا حضرت اقدس کا خاص انداز ہے۔ اس وعظ کی برکت سے دین کے ان احکامات پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی دوستی کے حصول میں معین و مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

www.khanqah.org

AW-128